رسالہ نمبر 28

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

نمازِ جنازہ کا طریقہ

(حنفی)

اس رسالے میں ---

- حکایات ---
- جنتی کا جنازہ ---
- جنازہ کی دعائیں ---
- غائبانہ نمازِ جنازہ ---
- خود کشی والے کا جنازہ ---
- کافر کا جنازہ ---
- بچے کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ ---

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ”جو مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے **ایک قیراط** اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔“

(مُصَنَّف عبدالرزاق ج ۱، ص ۵۱، حدیث ۱۵۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَلی کے جنازہ میں شرکت کی بَرَکت

ایک شَخص حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیِّدُنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفِرت فرمادی۔ اُس نے عَرض کی، یاسَیِّدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فہرست نکالی مگر اُس شخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اُس کا نام حاشِیہ پر موجود تھا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۲۷۹ دارالکتاب العربی بیروت)

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو اِنتقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے مجھے بَخش دیا اور ارشاد فرمایا، بِشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عَرض کی، یاربّ عزوجل مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔ تو اللہ عزوجل کی رَحمت مزید جوش پر آئی اور فرمایا، قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۲۷۵ دارالکتاب العربی بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے دَر کا گدا   خالق نے مجھے یوں بَخش دیا، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ (عزوجل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ والوں (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے نسبت باعثِ سعادت، ان کا ذِکرِ خیر باعثِ نُزولِ رَحمت، ان کی صُحبت دو جہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے مزارات کی زیارت تریاقِ اَمراضِ مَعصیت اور ان کی عقیدت ذَرِیعۂ نَجاتِ آخرت ہے۔ الحمدللہ عزوجل ہمیں بھی اَولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے عقیدت اور ولیِ کامل حضرت سیّدنا بشر حافی رحمۃ اللہ الکافی سے محبت ہے، یااللہ عزوجل! ان کے صَدَقے ہماری بھی مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النبیِ الاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

کَفن چور

ایک عورت کی نمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامل ہوگیا اور قبرستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْـر کا پتا محفوظ کرلیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قبر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل! ایک مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کردی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نمازِ پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹّی ڈال دی اور سچے دِل سے تائب ہوگیا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۰۲ دارالکتاب العربی بیروت)

شُرَکائے جنازہ کی بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نمازِ جنازہ میں حاضری کس قدر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہئے، ہوسکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شُمولیت ہمارے لئے سامانِ مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عزوجل کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفرت فرمادیتا ہے تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشش کردی جائیگی۔

(شُعَب الایمان، ج۷، ص۷، حدیث ۹۲۵۸، دارالکتب العلمیہ بیروت)

قَبْر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(کنزالعمّال، ج۱۵، ص۵۹۵)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عاقبت نشان ہے، جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عزوجل حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عَرض کرتے ہیں، یا اللہ عزوجل! جس نے مَحض تیری رضا کیلئے جنازہ کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دِن وہ مرے گا تو فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا۔ (شَرحُ الصّدور ص ۱۰۱ دارلکتاب العربی بیروت)

اُحُد پہاڑ جتنا ثواب

حضرت سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نَمازِ جنازہ پڑھے اور دُفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لئے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط اُحُد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازہ کی نَماز پڑھ کر واپس آجائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو) تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۷ طبعۃ افغانستان)

نمازِ جنازہ باعث عبرت ہے

حضرتِ سیدنا ابو ذَرغِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبروں کی زِیارت کرو تا کہ آخِرت کی یاد آئے اور مُردہ کو نہلاؤ کہ فانی جسم (یعنی مُردہ جسم) کا چُھونا بہت بڑی نصیحت ہے اور نَمازِ جنازہ پڑھو تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عزوجل کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔

(المستدرَک لِلحاکم ج ۱ ص ۷۱۱ حدیث ۱۴۳۵ دار المعرفۃ بیروت)

مَیّت کو نَہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات، سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وجہَہُ الکریم سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جو کسی مَیّت کو نَہلائے، کَفَن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نَماز پڑھے اور جو ناقِص بات نظر آئے اُسے چُھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دِن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (سُنَن ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱۴۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جنازہ دیکھ کر کہیئے

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ کہا، ایک کلمہ کی وجہ سے بَخش دیا جو حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے، سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زِندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عزوجل نے مجھے بَخش دیا۔

(مُلَخَّصاً اِحیاء العلوم ج ۵ ص ۲۶۶ دار صادر بیروت)

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے

نَمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے تو سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۳) اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲) اس کی فرضیّت کا اِنکار کُفر ہے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۲ ص ۱۵۳)

نمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سُنّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں۔

۱﴾ چار بار اللہ اکبر کہنا،

۲﴾ قیام۔

اس میں تین سنتِ مؤکَّدہ یہ ہیں۔

۲﴾ ثناء،

۲﴾ دُرود شریف،

۲﴾ مَیّت کیلئے دُعاء۔ (دُرِّمُختار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۱۲۴)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حَنَفِی)

مقتدی اِس طرح نیّت کرے، ''میں نیت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دُعا اِس میت کیلئے، پیچھے اِس امام کے۔'' (فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۲ ص ۱۵۳) اب امام ومُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے تک باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ اِس میں وَتَعالیٰ جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیں، پھر دُرودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مُقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام ومُقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بالغ مَرد و عورَت کے جَنازہ کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ط

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

ترجمہ: الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفّٰی کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

ترجمہ: الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ؕ

ترجمہ: الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وَقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۴۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

جُوتے پر کھڑے ہوکر جنازہ پڑھنا

بعض لوگ جُوتا پہنے اور بہت سے لوگ جُوتے پر کھڑے ہوکر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جُوتا پہنے نماز پڑھی تو جُوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہوکر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۲) اِحتیاط اسی میں ہے کہ جوتے پر کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھی جائے، فرش پر کھڑے ہو جائیے چاہیں تو اپنی جیب کا رومال پاؤں کے نیچے بچھا لیجئے۔

غائبانہ نمازِ جنازہ

میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوسکتی۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۱۲۳) مُستحب یہ ہے کہ امام میّت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۳)

چند جنازوں کی اِکٹھی نماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سر ہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اِسی پر قیاس کیجئے)۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴، ص ۱۵۷ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

جنازہ میں کتنی صَفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صَفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے، جس کی نماز (جنازہ) تین صَفوں نے پڑھی اُس کی مغفِرت ہو جائے گی (جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۲) اگر کُل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صَف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المستملی ص ۵۸۱) جنازے میں پچھلی صَف تمام صَفوں سے اَفضل ہے۔

(دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۳ ص ۱۳۱)

جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟

مسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے (غُنیة المستملی ص ۵۳۸) چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار ''اَللّٰہُ اَکبَر'' کہے (دُرِّمختار معہ رَدُّ المحتار، ج ۳ ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

پاگل یا خود کُشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل پن میں موت واقع ہوئی تو اُس کی نمازِ جنازہ میں نابالغ کی دُعا پڑھیں گے (ماخوذ از حاشیة الطحطاوی ص ۵۸۷) جس نے خودکُشی کی اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔(دُرِّمختار ج ۳ ص ۱۰۸)

مُردہ بچّے کے احکام

مسلمان کا بچّہ زِندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصّہ باہَر ہونے کے وَقت زِندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غُسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنّت کے مطابق غسل و کفن نہیں ہے اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سَر کی طرف سے اکثر کی مقدار سَر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہٰذا اگر اس کا سر باہَر ہوا تھا اور چیختا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچّہ زِندہ پیدا ہوا یا مُردہ یا کچّا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دِن اُٹھایا جائے گا۔(دُرِّمختار، رَدُّالمحتار، ج ۳ ص ۱۵۲)

جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے، جو جنازے کو چالیس قدم لیکر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الطبرانی فی الاوسط ج ۴ ص ۲۶۰ حدیث ۵۹۲۰ دارالکتب العلمیة بیروت) نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللّٰہ عزّوجلّ اُس کی حَتمی (یعنی مستقل) مغفِرت فرما دے گا۔ (الجوھرة النیرة ج ۱ ص ۱۳۹)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کوکندھا دینا عبادت ہے (تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۰) سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کوکندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ (ایضاً) پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۶۰۴) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں، "ہر پائے کوکندھے پر لے کر دس دس قدم چلئے۔"

بچّہ کا جنازہ اُٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچّے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں۔ (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۳۵) عورتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔ (دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۳ ص ۱۶۲)

نمازِ جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل

جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے واپَس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد اَولیائے میّت (یعنی مرنے والے کے سرپرستوں) سے اجازت لیکر واپَس ہوسکتا ہے اور دَفن کے بعد اجازت کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۵)

کیا شوہر بیوی کے جنازے کو کندھا دے سکتا ہے؟

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی مُمانعت ہے (دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۳ ص ۱۰۵) عورت اپنے شوہر کو غُسل دے سکتی ہے۔ (دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۳ ص ۱۰۷)

کافِر کا جنازہ

مُرتَد یا کافِر کی نمازِ جنازہ اور جُلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کُفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اگر اس اِعتِقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافِر ہو جائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافِر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اُچھلتا کودتا خوش ہوتا ہُوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وُصُول ہوئی۔ (ملفوظات حصّہ چہارم ص ۳۵۹ حامد اینڈ کمپنی مرکزالاولیاء لاہور)

نکاح ٹوٹ گیا!

دُنیاوی طَمع سے کسی مُرتَد یا کافِر کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرامِ قطعی اور شدید حرام ہے اور دِینی طور پر اسے کارِثواب اور مُرتَد یا کافِر کونمازِ جنازہ اور دُعائے مغفِرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نِکاح بھی ٹوٹ گیا، اسے تجدیدِ اسلام و تجدیدِ نکاح کرنا چاہیے۔ (مُلخص از فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۷۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

اللہ تبارک وتعالٰی سُورۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان : اوران میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا

بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فِسق (کفر) ہی میں مر گئے۔

صدرُالافاضل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں، ’’اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن وزیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔

(خزائن العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی بمبئی)

کُفّار کی عیادت مت کرو

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ سردارِ مکّہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ حدیث ۹۲ ج ۱ ص ۷۰)

خاموشی بغیر سلطنت کی ہیبت ہے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ